

50660 - رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل والدین سے اختلاف کرنے والے شخص کو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

سوال

ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جس نے رمضان المبارک کے روزے شروع کر دیے لیکن گھریلو اخراجات کے بارہ میں اپنے والدین کے ساتھ اس کا اختلاف ہے کیونکہ والدین وہ ان اخراجات میں منصانہ برتاؤ کے ساتھ شرکت نہیں کرتے حالانکہ وہ تعاون کرنے کی استطاعت بھی رکھتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب اور ان کی نافرمانی سے منع فرمایا ہے، اور حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ نیکی اور بھلا برتاؤ کیا جائے، اور یہ سب کچھ کتاب اللہ اور سنت نبوی میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (22782) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

اور پھر بھوک اور پیاس کی وجہ سے روزے مشروع نہیں کیے گئے، بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے روزے کی مشروعیت کی عظیم حکمت اور بہت جلیل فائدہ ذکر کیا ہے کہ اس روزے کے ساتھ بندہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تقویٰ حاصل کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اور پرہیزگار بن جاؤ البقرة (183) .

اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری اور معصیت و گناہ کے ترک کا نام ہے۔

اور یہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر بھی دی کہ بہت سے لوگ روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں کر پاتے، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جس کا روزہ سوائے بھوک کے کچھ نہیں اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں رات بیداری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1690) اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھیں صحیح ابن حبان (8 / 257) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسے صحیح الترغیب (10 / 83) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بہت سے روزہ داروں کو روزہ میں صرف بھوک اور پیاس ہی حاصل ہوتی ہے، اور بہت سے قیام کرنے والوں کو صرف رات بیداری کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا"

اسے طبرانی نے الکبیر (12 / 382) نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب و الترهیب حدیث نمبر (1084) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور جیسا کہ ایک مسلمان شخص کو والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو پا کر جنت میں دخول کے سبب کی فرصت اور موقع حاصل کرنا چاہیے، اسی طرح اسے رمضان المبارک کو اپنی توبہ اور استغفار اور معافی کا باعث اور سبب بنانا چاہیے، اس کے پاس توبہ کے لیے رمضان فرصت ہے وہ اپنے رب کے سامنے توبہ و استغفار کر کے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین۔

صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین، کہا۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

میرے پاس جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پا لیا اور اسے بخشا نہ گیا تو وہ جہنم میں داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا، پھر انہوں نے کہا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو پا لیا اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا اور اسی حالت میں فوت ہو گیا تو وہ آگ میں داخل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا، جبریل امین فرمانے لگے: جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے اور وہ مر گیا تو آگ میں جائے گا، تو اللہ تعالیٰ

نے اسے دور کر دیا، آپ آمین کہیں، تو میں نے آمین کہا"

اسے ابن حبان (3 / 188) نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب و الترهیب حدیث نمبر (1679) میں صحیح قرار دیا ہے۔

خلاصہ:

آپ پر واجب ہے کہ اپنے والدین کو خوش رکھنے کی کوشش کریں، چاہے وہ آپ کو آپ کی استطاعت اور طاقت سے زیادہ کام کرنے کا کہیں، کیونکہ اگر آپ اس پر صبر کرینگے اور اجر و ثواب کی نیت رکھیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے لیے رزق کے دروازے کھول دے گا، اور اہل و عیال پر نفقہ کے مال طلب کرنے کو محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور خاص کر جب آپ کے والدین نے آپ سے مال حرام کام اور معصیت کے ارتکاب کے لیے طلب نہیں کیا تو یہ کوئی برا کام نہیں۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ - اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں - ان کے ساتھ اچھے اور بہتر طریقہ اور احسن اسلوب کے ساتھ بات کی جائے، اور آپ انہیں اپنی ضرورت سمجھائیں کہ آپ اس سے زیادہ مال دینے کی طاقت نہیں رکھتے، اور اسی طرح آپ پر واجب ہے کہ آپ ان کا تعاون کریں اور اگر وہ محتاج ہیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ان پر خرچ کریں۔

اور رمضان المبارک تو آپ کے لیے اصلاح کی فرصت ہے آپ والدین کے ساتھ صلح کریں، اور پھر رمضان تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فرصت ہے اور رمضان المبارک میں سخاوت کرنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی اسی میں شامل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے:

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور آپ اپنی عیالت میں رہنے والوں سے شروع کریں، اور بہترین صدقہ غی و مالدار کی کے بعد ہے... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1428) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034)

لہذا آپ خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کی نیت رکھیں، اور اس پر خوش ہو جائیں تو آپ کے رب کے پاس آپ کے لیے ہے۔

واللہ اعلم .